حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی کی مشہور تصنیف

انفاس العارفین

مترجم

علامہ حکیم محمد اصغر اظہر فاروقی

ناشر

نوری بک ڈپو داتا دربار ۰ لاہور

شاہ ولی اللہ محدث دہلوی

انفاس العارفین

نوری بک ڈپو لاہور

انفاس العارفین

از

شاہ ولی اللہ محدث دہلوی

— تقدیم —

راجہ رشید محمود ایم اے ماہر مضمون اردو
پنجاب ٹیکسٹ بک بورڈ

— ترتیب و ترجمہ —

حضرت علامہ حکیم محمد اصغر اطہر فاروقی مدظلہ العالی

نوری بک ڈپو۔ لاہور





ناشر و تاجر

آر۔ آر پرنٹرز لاہور

مرکزی دفتر: معصوم منزل، اسلام گنج۔ لاہور
مرکز فروخت: بازار داتا صاحب۔ لاہور

ہلکی داڑھی، نرم گفتار تھے۔ جمعہ کی نماز کے بعد وعظ کہتے تھے۔ تین احادیث بڑی ترتیل کے ساتھ زبانی پڑھتے تھے۔ احادیث پڑھتے وقت مجلس کے ہر گوشہ پر توجہ فرماتے تھے۔ اس کا فارسی میں ترجمہ کرتے اور اسی صحت اور ترتیل کے ساتھ ہندی میں اس حدیث کے جو مضامین مناسب ہوتے بیان فرماتے تھے جن میں مبالغہ کی بجائے اعتدال ہوتا۔ شروع میں تمام علوم پڑھایا کرتے تھے۔ لوگ بڑے ذوق شوق سے ان کی تقریر سننے کے لئے جمع ہوتے اور آخر میں دو اسباق تفسیر بیضاوی اور مشکوٰۃ کے سوا کوئی اور سبق نہیں ہوتا تھا۔ اکثر اوقات توجہ الی اللہ میں رہتے۔ با خواص اصحاب کے ساتھ معرفت کی باتیں بیان کرنے میں گزارتے آپ وحدت وجود کے قائل تھے۔ اس باب میں ان کی بڑی تحقیق تھی اپنی مجالس میں صوفیاء کے مشکل کلام حل فرماتے تھے۔ اس فقیر نے شیخ معظم پھلتی سے سنا ہے کہ عہد اورنگ زیب کے آغاز میں سلطنت کے ایک حصہ پر ستنامیوں نے قبضہ کر لیا تھا ان کے مقابلہ کے لئے مسلمانوں کی افواج متعین کی گئیں سخت مقابلہ ہوا اور مشہور ہو گیا کہ فریقین میں سے کوئی مغلوب نہیں ہوگا۔ اس وجہ سے بادشاہ اور ارکان سلطنت پریشان ہو گئے۔ اس سلسلہ میں احباب نے دعا کی درخواست کی حضرت والا نے دعا فرمائی۔ جو مقبول ہوئی اسکے بعد زیادہ عرصہ نہیں گزرا تھا کہ آپ نے فرمایا مسلمانوں کو فتح حاصل ہوئی اور کفار مکمل طور پر تباہ اور شکست کھا گئے۔ دوست احباب جب مجلس سے اٹھ کر بازار و کوچہ میں گئے تو انہوں نے یہ خبر مشہور کر دی رفتہ رفتہ یہ خبر اورنگ زیب کو بھی پہنچی۔ حیران ہوا کہ ہرکارے ابھی تک یہ خبر نہیں لائے یہ افواہ کہاں سے پھیلی۔ تلاش شروع کر دی کسی شخص کو حضرت والا کی خدمت میں بھیجا۔ آپ نے پوری تفصیل سے ان واقعات سے باخبر کیا۔ چند دنوں کے بعد بغیر کسی فرق کے اسی قسم کی خبر پہنچی۔ وہ یہ بھی ذکر کرتے تھے کہ ایک مرتبہ ان کے دل میں خیال آیا کہ ایسا موٹا کپڑا جو ایک دو سال تک کافی ہو۔ تیار کرنا چاہیئے کیونکہ یہ تقویٰ اور دلی وساوس کو دور کرنے میں مدد دیتا ہے کشمیر کے ایک شخص کے ذمہ یہ کام کیا وہ اون کا نہایت سخت کپڑا لایا۔ حضرت والا نے اسے ایک دن رات پہنا پھر چاشت کی نماز پڑھ کر بیٹھے ہوئے تھے اور مجلس میں سکوت تھا تو آپ مسکرائے راوی نے تبسم کی وجہ پوچھی۔ تو آپ نے فرمایا حق سبحانہ وتعالیٰ نے الہام بھیجا ہے کہ شاید ہمارے خزانہ میں کوئی کمی ہے جو تو نے

اس کپڑے کو پسند کیا ہے۔ تمہارے تمام حالات کے ہم کفیل ہیں۔ ہم تجھے ناز و نعم میں رکھنا چاہتے ہیں۔ ان کپڑوں کو اتار دو جلد ہی تمہارے لائق لباس ہم بھجواتے ہیں۔ اس کو انہوں نے اتار دیا اور لباس موعود کا انتظار کرنے لگے۔ جلد ہی ایک بڑھیا ان کے دروازہ پر آئی اور داخل ہونے کی اجازت طلب کی۔ راوی کو آپ نے بھیجا کہ اگر کپڑا شال در شال جس کا رنگ فلاں اور اس پر پھول پھول ہو تو قبول کر لو اور کہو کہ تمہارا نذرانہ مقبول ہے۔ اور اگر کسی اور وضع کا ہے تو واپس کر دو۔ آپ کے فرمان کے مطابق نکلا۔ اسے پہن کر خدا کا شکر بجا لاتے۔ اس روز کے بعد سے ان کا لباس ہمیشہ امیرانہ ہوتا تھا اور بغیر طلب کے ہوتا۔ بیان کرتے تھے کہ شروع شروع میں دو تین روز فاقہ رہا۔ کوئی کھانے کی چیز میسر نہ آئی۔ اس وقت مخلصین میں سے ایک شخص آیا اور کہا میرے گھر میں کھانا تیار ہے قدم رنجہ فرمائیں۔ آپ اٹھے اور چل دیئے جب اس مخلص کے گھر پہنچے وہ عورتوں کو ایک طرف کرنے کے لئے گھر میں داخل ہوا۔ وہاں حضرت والا پر چارپائی جو دروازہ میں رکھی ہوئی تھی گر پڑی اور شدید چوٹ آئی اور بے ہوش ہو گئے۔ افاقہ کے بعد فوراً گھر لوٹ آئے اور کہا کہ یہ خدا تعالیٰ کی طرف سے اس بات پر تنبیہ ہے کہ امر معاش میں تمہیں کوشش نہیں کرنی چاہیئے۔ خدا تعالیٰ کی کفالت کا منتظر رہنا چاہیئے۔ اس کے بعد مہمانی کے طور پر بھی بغیر اشد ضرورت کے کسی کے گھر نہیں جاتے تھے۔ راوی یہ بھی بیان کرتا تھا کہ حضرت والا ایک روز آغاز کار میں صبح کے مراقبہ کے بعد اٹھے اور بھنگ نوشوں کے تکیہ میں جا کر خاموش بیٹھ گئے۔ ان کا ارادہ عصمت حق کے ظہور کو دیکھنا تھا جب بھنگ فروش بھنگ کا پیالہ ان کی طرف لاتا تھا تو اہل مجلس میں سے کوئی شخص اس کا ہاتھ پکڑ لیتا تھا کہ اس شخص کو نہ دو۔ چند مرتبہ ایسا ہی ہوا۔ اس کے بعد نماز کا وقت آ گیا۔ ان کا دل مضطرب ہوا لیکن ضبط کر کے بیٹھے رہے۔ امام مسجد وہاں قریب ہی رہتا تھا اور بھنگ نوشی بھی کرتا تھا۔ اٹھا اور ان کے ہاتھ کو مضبوطی سے پکڑ لیا۔ ہر چند انہوں نے انکار کیا مگر اس نے نہ چھوڑا اور کشاں کشاں مسجد میں لے گیا وضو کے لئے پانی پیش کیا اور ان کو امام بنایا اس کے بعد ان کا دل مطمئن ہو گیا اور ان کو معلوم ہو گیا کہ عفت اور تقویٰ ایک امر معلوم ہے وہ چاہیں یا نہ چاہیں ان کے اختیار کے بغیر ان کو اس پر رکھتے ہیں۔